۲۹ شوال ۱۴۳۷ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۳ اگست ۲۰۱۶

وضاحتی بیان

حامداومصلیا !

میں نے اپنے چندرفیق علماء کے ساتھ اصلاح کی کوشش کرنے والے چند حضرات سے مل کر یہ پوچھا کہ آپ اس کوشش سے کیا چاہتے ہیں، اور یہ کوشش نظام الدین سے ہٹ کر کیوں کر رہے ہیں، جب کہ لوگوں کو یہ سمجھ میں آ رہا ہے کہ اتنی اہم کوشش تو نظام الدین سے ہونی چاہئے، اس سلسلہ میں بہت سے لوگوں کو اشکال ہور ہا ہے اور اس کو مرکز سے بغاوت، ارتداد، استبدال قوم اور تارک فرض کا نام دے رہیں ہے۔

آپ ہمارے سامنے اچھی طرح وضاحت فرمائے جس سے ہم اور سارا مجمع آپ حضرات کی بدگمانی سے نکل جائے اور ہمارے سامنے حقیقت حال واضح ہو جائے، جو حقیقت آپ بیان کرینگے اگر وہ صحیح ہے، اور کام اور کام کرنے والوں کے حق میں مفید ہے تو ہم تمام علماء اور تمام کام کرنے والے اور پوری امت آپ کے ساتھ حق پر اور حق کے تعاون پر مجتمع ہو جائینگے۔ لہذا ان سے جو حقیقت حال واضح ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

ہماری اس عظیم محنت میں پہلی اور آخری جو بنیادیں تھیں وہ کام کرنے والوں میں سے متزلزل اور اوجھل ہوگئی ہیں۔

ہمارے کام کی بنیاد یہ تھی کہ اس محنت میں آنے والا ہر فرد دیندار بنے اور بنا ہوا موت تک چلتا رہے، تا کہ اس کی آخرت بہتر سے بہتر بنے اور دوسروں کی آخرت بننے کا ذریعہ بھی بنے۔ سادہ لفظوں میں تربیت اور استقامت ہے جس پر اللہ تعالی قبولیت کے ساتھ کام لیتے رہتے ہے۔ لیکن کافی عرصے سے کام کے سمجھانے کی کمی اور دوسری چند وجوہات کی بنا پر اکثر کام کرنے والے اس محنت میں رسمیت کے ساتھ اور حظ نفس (من مانی) کے ساتھ چلتے رہیں جس کے نتیجہ میں یہ دونوں پہلوں کمزور ہوتے چلے گئے۔

یہاں تک کہ مجمع کا ایک بڑا حصہ حق اور ناحق کی تمیز سے بھی محروم ہو گیا، حق پر چلنا اور حق پر مرمٹنا یہ تو بہت آگے کی بات ہے۔ اسی لئے لاکھوں پھرتے ہیں مگر ہزاروں بنتے نہیں ہے، جس کو ہر کام کرنے والا اچھی طرح محسوس کر رہا ہے۔ موجودہ صورت حال میں جتنی جماعتیں پھر رہی ہیں اس سے کئی گنا زیادہ بھی پھرنے لگے بغیر تربیت اور استقامت کے تو بھی کوئی خاطر خواہ مثبت اثر، نہ انکی زندگی پر پڑیگا اور نہ نظام عالم پر، کیوں کہ ان بنیادوں کے بغیر یہ تمام حرکت آوارہ گردی ہے اور تربیت اور استقامت کے بغیر اللہ کی تائید اٹھ جاتی ہے۔ اور بڑے سے بڑا کام حالات اور خطرات میں گھر جا تا ہے۔ اور کوئی بھی فتنہ اس کو اکھاڑ کر ختم کر دیتا ہے۔ جس پر ہماری چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے۔ لہذا موجودہ صورت حال تک کام کے پہونچنے کے کیا اسباب اور عوارض ہیں وہ اپنے کام کرنے والے مجمع کو سمجھانا، اور ہماری محنت کی اصل بنیادیں سمجھا کر صحیح محنت پر ڈالنے کے لئے، محنت اور دعاء کے راستہ سے اللہ کی تائید ساتھ کرنے کی کوشش کرنا ہے، اور جو چیزیں اس مقصد تک پہونچنے کے لئے معاون ہے وہ اپنے مجمع کو سمجھا کر اور دعاء کی طاقت لگا کر اللہ کی تائید اور مدد سے یہ بنیادیں زندہ کرنے کی کوشش ہے، نہ کسی فرد سے اختلاف ہے، نہ کسی جگہ سے اختلاف ہے اور نہ ہی ہمارے اس اقدام کا مقصد کسی جزوی مسئلہ کا حل ہے۔ جتنی جزئیات کی باتیں ہورہی ہے وہ باتیں کام کے لئے مفید ہے یا مضر، اس لئے تمام کام کرنے والے دوستوں سے ہماری درخواست ہے کہ کسی بھی طرح کی عصبیت سے نکل کر حق اور ناحق کی تمیز اللہ سے مانگے، اور حق اور ناحق کی تمیز اور اسپر چلنے کی طاقت جس محنت سے آتی ہے اس محنت پر رسمیت سے بچتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ لگے اور کسی کی بھی بے جا موافقت یا بے جا مخالفت سے بچتے ہوئے صحیح محنت پر آئے۔ اس لئے کہ قیامت کے دن اللہ کی پکڑ سے نہ کسی کی بے جا موافقت بچا سکیگی اور نہ بے جا مخالفت بچا سکیگی۔ اللہ تمام کام کرنے والوں کو اور پوری امت کو حق محنت اور حق/ ناحق کی سمجھ، حق پر چلنے اور حق کو لیکر عالم میں پھرنے کی توفیق عطاء فرمائیں، اور امت کے منتشر شیرازہ کو مجتمع فرمائیں، اس لئے کہ اللہ کی مدد کے ساتھ ہونے کا بڑا سبب اجتماعیت ہے،

اوراجتماعیت نہ بیانات کے زور سے پیدا ہوسکتی ہےاور نہ کسی پروپیگنڈے سے بلکہ صرف صحیح محنت ہی سے پیدا ہوسکتی ہے۔

دوسری بات ہم نے یہ پوچھی کہ یہ کام تو آپ نظام الدین میں رہ کر بھی کر سکتے تھے پھر الگ ہوکر کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ،تو ان حضرات نے یہ فرمایا کہ نظام الدین میں رہتے ہوئے بارہاں کوششیں کی گئی لیکن مکمل ناکامی رہی ،اور آئندہ بھی کامیابی کی کوئی امید نہ رہی ،اور اب تو وہاں تناؤ کی ایسی فضا قائم ہوگئی ہے جو بارہاں مختلف راستوں سے پوری دنیا میں آتی رہتی ہے اسلئے اب اسکا کوئی موقع وہاں نہیں ہے ،یہی وجہ ہے وہاں سے ہٹ کر کام کرنے کی ۔اس لئے تمام حضرات سے درخواست ہے کہ دعاء فرمائیں، کہ اللہ اس اقدام کو اپنی رضا اور آخرت بہتر سے بہتر کا ذریعہ بنائے ،اور کام کی حفاظت اور عملہ میں اللہ کے یہاں قبولیت کی شان پیدا ہونے کا ذریعہ بنائے ۔آمین

یہ خط کسی سازش کا حصہ نہیں بلکہ حضور ﷺ کی نہج دعوت کا ایک بڑا حصہ سمجھ کر لکھا جارہا ہے،فرق صرف اتنا ہے کہ آپ ﷺ نے رسائل آدمی کے ساتھ بھیجے ہیں جو بہت طاقتور ذریعہ ہے،لیکن چونکہ اس وقت میں پورا عالم اور پوری امت محنت کا میدان ہے اور ان کو غلط فہمی سے نکالنا ہے۔اور ہر فرد کے پاس آدمی کے ذریعہ پہنچانا ناممکن ہے اس لئے موجودہ وسائل کو مجبوراً صحیح نیت کے ساتھ صحیح طریقہ سے استعمال کئے جارہے ہیں،اس لئے کہ اگر ان کو صحیح نیت کے ساتھ صحیح طریقہ پر استعمال کیا جائے تو بظاہر اللہ کے یہاں مؤاخذہ کا کوئی خطرہ نہیں ہے پھر بھی اگر اللہ کے یہاں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے تو ہم اللہ سے معافی مانگتے ہیں،اور دعاء مانگتے ہیں کہ اللہ اس کے مضر اثرات سے کام اور کام کرنے والوں اور پوری امت کی حفاظت فرمائیں۔

ایک اہم ہدایت: ان حالات میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ دعوت والی محنت کی افادیت ختم ہوگئی، بلکہ آج بھی اس میں افادیت کی وہی تاثیر موجود ہے جو پہلے تھی، صرف اسکو صحیح بنیادوں کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے۔جیسے کوئی قرآن کریم کو غلط پڑھے تو یہ پڑھنے والے کا قصور ہے،نفس قرآن میں ہدایت کی تاثیر ہر حال میں موجود ہے۔

منجانب: مولانا حکیم عبدالرشید قاسمی

اور جماعت علماء کرام